

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھر ا بیان
16-06-2016

(Urdu)



فیضانِ خدیجۃ الکبریٰ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
 اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط
 اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ
 اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ
 نَوَیْتُ سُنَّتَ الْعِتِّکَافِ (ترجمہ: میں نے سنتِ اعتکاف کی نیت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔
دُرود شریف کی فضیلت:

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، دو عالم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِزْشَادِ نُوْبَار ہے:
 دَرَبْنَا مَجَالِسَکُمْ بِالصَّلَاۃِ عَلٰی فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ عَلٰی نُوْرٍ لَّکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، یعنی تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر
 دُرودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو کیونکہ تمہارا مجھ پر دُرود پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لئے نور ہو گا۔"

(جامع صغیر، حرف الزاء، ص ۲۸۰، حدیث: ۴۵۸۰)

پڑھتا رہوں کثرت سے دُرود ان پہ سدا میں

اور ذکر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَوَاب کی خاطر بیانِ سُننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے
 ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”نَبِیُّہُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ“ مسلمان کی نیت اُس کے عمل سے
 بہتر ہے۔^(۱)

دو (2) ہمدنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیانِ سننے کی نیتیں

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضرورتاً سمٹ سرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور الجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰهَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ وغیرہ سن کر ثواب کمانے اور صدالگانے والوں کی دل جوئی کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قریش کی ایک باکردار خاتون:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ آج ہم ہفتہ وار اجتماع کی برکت سے جس عظیم ہستی کا ذکر خیر سننے کی سعادت حاصل کریں گے یہ کوئی عام شخصیت نہیں بلکہ حضرت سیدتنا خدیجہ الکبری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہیں جو مومنین کی ماں، پیارے آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی غمگسار، حضرت فاطمۃ الزہراء اور دیگر شہزادوں اور شہزادیوں کی والدہ اور امام حسن و امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی نانی جان ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بڑے پیمانے پر تجارت کیا کرتی تھیں۔ ہر تاجر کی طرح آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو بھی ایسے ذی شعور، ہوشیار، باصلاحیت اور سلیقہ مند افراد کی ضرورت رہتی تھی جو امین اور دیانت دار ہوں۔ اُدھر سرکارِ نامدار، مکے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسنِ اخلاق، سچائی، ایمان داری اور دیانت داری کا شہرہ ہر خاص و عام کی زبان پر تھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے غیر معمولی اخلاقی و معاشرتی اوصاف کی بنا پر اخلاقی پستی کے اُس دورِ جاہلیت

میں ہی امین کہہ کر پکارے جاتے تھے۔ حضرت سیدتنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا تک بھی اگرچہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ان صفاتِ عالیہ کی شہرت پہنچ چکی تھی اور اس وجہ سے آپ، حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنا سامان دے کر تجارتی قافلے کے ساتھ روانہ بھی کرنا چاہتی تھیں لیکن یہ خیال کر کے کہ معلوم نہیں حُضُورِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسے قبول فرمائیں گے بھی یا نہیں، اپنا ارادہ ترک کر دیتیں شب و روز گزرتے رہے حتیٰ کہ رسولِ خدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اعلانِ نبوت سے تقریباً 15 برس پہلے کا دور آیا۔ گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی اہل عرب کا تجارتی قافلہ ملکِ شام کے سفر پر جانے کو تیار ہے۔ (فیضانِ خدیجہ الکبریٰ ص ۵۶، ۸) حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف پیغام بھیجا کہ مجھے آپ کی سچائی، امانت داری اور اچھے اخلاق کا علم ہے، اگر آپ میرے مال کو تجارت کیلئے لے جانے کی پیشکش قبول فرمائیں تو میں آپ کو اس سے دُگنا معاوضہ دُوں گی، جو آپ کی قوم کے دوسرے لوگوں کو دیتی ہوں۔ “رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے قبول فرمالیا، حضرت سیدتنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنے غلامِ میسرہ کو حُضُورِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ کر دیا اور یہ تاکید کی کہ کسی بات میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی نہ کرے اور نہ ہی آپ کی رائے سے اختلاف کرے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے اس تجارت میں اس قدر برکت اور نفع عطا فرمایا کہ پہلے کبھی نہیں ہوا تھا چنانچہ اتنا کثیر نفع دیکھ کر حضرت سیدتنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے غلامِ میسرہ نے کہا: اے مُحَمَّد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے اتنا زیادہ نفع کبھی نہیں دیکھا جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بدولت ہوا ہے۔ خرید و فروخت سے فارغ ہو کر قافلے والوں نے واپسی کیلئے سفر شروع کر دیا۔ دورانِ سفر میسرہ نے دیکھا کہ جب دوپہر ہوتی اور گرمی کی شدت بڑھ جاتی تو دو (2) فرشتے سورج سے بچاؤ کے لئے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سایہ فگن ہو جاتے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میسرہ کے دل میں رسولِ کریم، رُغُوفِ رَحیم صَلَّی اللہُ

تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی مَحَبَّتِ ڈال دی تھی لہذا وہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روبرو ایسے ہوتے کہ گویا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے غلام ہیں۔ جب رسولِ خدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہَا کے پاس پہنچے اور انہیں تجارت میں ہونے والے نفع کے بارے میں بتایا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہَا اس پر بہت خوش ہوئیں نیز تجارت میں پچھلے برسوں کی نسبت بہت زیادہ نفع دیکھا تو طے شدہ مقدار سے بھی دگنا مال آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں پیش کر دیا۔^(۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تجارت کے مال کو کس طرح دیانتداری کے ساتھ فروخت فرمایا اور اپنے ”آمین“ ہونے کا عملی ثبوت پیش کر کے یہ بتا دیا کہ لوگوں کے اموال کی حفاظت کرنا اور اس میں کسی قسم کی خیانت نہ کرنا ہر مسلمان بالخصوص ایک اچھے تاجر کی ذمہ داری ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: بے شک سب سے پاکیزہ کمائی ان تاجروں کی ہے جو بات کریں تو جھوٹ نہ بولیں، جب ان کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت نہ کریں، جب وعدہ کریں تو اس کی خلاف ورزی نہ کریں۔^(۲) یاد رکھئے! امانت میں خیانت حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے ہمیں امانت میں خیانت سے بچنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے، چنانچہ پارہ 9 سُوْرَةُ الْاَنْفَال کی آیت نمبر 27 میں ارشاد ہوتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ
وَتَخُونُوا أَمْنَكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۵۸﴾

تَرْجَمَةُ کنز الایمان: اے ایمان والو! اللہ و رسول سے دغا نہ کرو اور نہ اپنی امانتوں میں دانستہ خیانت

اور پارہ 5 سُوْرَةُ النِّسَاء کی آیت نمبر 58 میں امانتوں کو لوٹانے کا حکم فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

۱... سبل الہدی والرشاد، الباب الثالث عشر فی سفرہ مرة... الخ، ۲/۱۵۸، ۱۶۰، ۱۵۹ بتقدم وتأخر.

۲... شعب الایمان، باب حفظ اللسان، ۳/۲۲۱، حدیث: ۳۸۵۴

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا أَلَامَلْتُمْ
إِلَىٰ أَهْلِيهَا

تَرْجَمَةُ كُنْزِ الْإِيْمَانِ: بے شك اللہ تمہیں حکم دیتا
ہے کہ امانتیں جن کی ہیں انہیں سپرد کرو۔

حدیثِ پاک میں کامل مومن کی یہ صفت بیان کی گئی ہے کہ مومن ہر عادت اپنا سکتا ہے مگر جھوٹا اور خیانت کرنے والا نہیں ہو سکتا۔ (مسند امام احمد، مسند الانصار، حدیث ابی امامۃ الباہلی، ۸/۲۷۶، الحدیث: ۲۲۳۳۲) جبکہ مُنافِق امانت میں خیانت کرتا ہے جیسا کہ فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: مُنافِق کی 3 نشانیاں ہیں: جب بات کرے جھوٹ کہے، جب وعدہ کرے تو خلاف کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۴ حدیث ۳۳، غیبت کی تباہ کاریاں ص ۴۶۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے خیانت کس قدر بُرا فعل ہے کہ مومن اس سے دُور رہتا ہے اور مُنافِق اس کا ارتکاب کرتا ہے۔ یاد رہے! جس طرح روپیوں، پیسوں اور مال و سامان کی امانتوں میں خیانت حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے اسی طرح آپس کی باتوں، کاموں اور عہدوں کی امانتوں میں بھی خیانت کرنا حرام ہے۔ مثلاً کسی نے ہمیں کوئی راز کی بات بتائی اور اس کا آنداز ایسا تھا کہ یہ کسی کو نہ بتائی جائے یا کہہ دیا کہ یہ آپ کے پاس امانت ہے کسی اور سے Share مت کیجئے گا (یعنی کسی اور کو اس میں مت شامل کیجئے گا)۔ اب اگر ہم نے وہ بات کسی اور کو بتادی تو ہم امانت میں خیانت کے مُرتکب ہوئے۔ اسی طرح حُر دُور یا ملازم وغیرہ کو ڈیوٹی کے اوقات میں جو کام سپرد کیا گیا، وہ ان کے لئے امانت ہے اگر وہ اس کام کو قصدِ ابگاڑیں یا اس وقت میں کم کام کریں تو یہ بھی امانت میں خیانت کے مُرتکب ہوں گے۔ اسی طرح حاکم کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی رعایا کی نگرانی اور ان کی خبر گیری کرتا رہے اور عدل و انصاف قائم رکھے۔ اگر اس نے اپنے عہدے کی ذمہ داریوں کو پورا نہیں کیا تو یہ بھی خائن ہو گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں امانت میں خیانت سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت سَیِّدَتُنَا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا ذکرِ خیر

مزید سُنِیے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی پاکیزہ صفات اور خصوصیات میں سے یہ بھی ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عورتوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سب سے پہلی زوجہ ہونے کا شرف حاصل ہے، اللہ رُبُّ الْعَرْشِ نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو جبریل امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ذریعے سلام بھیجا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے حبیبِ کَبْرِیَا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبتِ بابرکت میں کم و بیش 25 سال رہنے کی سعادت حاصل کی، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے شَعْبِ ابی طالب میں رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ مَحْضُور (قید) رہ کر رفاقت اور مَحَبَّت کا مثالی نمونہ پیش کیا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنی ساری دولت حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں میں ڈھیر کر دی، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی قبر میں ہادیِ بَرِّ حَقِّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُترے اور اپنے دَسْتِ اَقْدَس سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو قبر میں اُتارا، تاریخ میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو طاہرہ و صدیقہ جیسے عظیم الشان القابات سے یاد کیا جاتا ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سرورِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بہت ہی محبوب زوجہ مَطْہَرہ ہیں، آپ کی حیات میں رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کسی اور سے نکاح نہ فرمایا اور آپ کو جَنَّت میں شور و غل سے پاک محل کی بشارت سنائی گئی۔ (فیضانِ امہات المؤمنین، ص ۲۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت سَیِّدَتُنَا

خدیجہ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو کیسی کیسی عظیم خصوصیات سے نوازا تھا آئیے! اب حضرت سَیِّدَتُنَا

خدیجہ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا مختصر تعارف اور اس کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے مزید فضائل

و مناقب بھی سُننے کی سعادت حاصل کریں گے، چنانچہ

ولادت، نام و نسب، کنیت والقبابت

آپ کا نام خدیجہ، والد کا نام خُوَیْلِد اور والدہ کا نام فاطمہ ہے۔ نسب کے حوالے سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ دیگر اَزْوَاجِ مَطْہَرَاتِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کی نسبت سب سے کم واسطوں سے آپ کا نسب رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نسب شریف سے مل جاتا ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی کُنِیت اُمُّ الْقَاسِمِ⁽¹⁾ اور اُمِّ ھِنْد ہے۔⁽²⁾ اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے القابات بہت ہیں، جن میں سے چند سُنتے ہیں، چنانچہ سب سے مشہور لقب ”الْکُبْرٰی“ ہے، یہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے نام کے ساتھ اس کثرت سے بولا جاتا ہے کہ گویا نام ہی کا حصہ معلوم ہوتا ہے۔ ایک اور مشہور لقب ”طَہْرہ“ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو طہرہ کہہ کر پکارا جاتا تھا نیز آپ کو ”سَيِّدَةُ قُرَیْش“ بھی کہا جاتا تھا۔⁽³⁾ اسی طرح ”صَدِیقَہ“ بھی آپ کا لقب ہے۔ روایت میں ہے کہ پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ھٰذِہ صَدِیقَہ اُمَّتِی یعنی یہ میری اُمت کی صَدِیقَہ ہیں۔“⁽⁴⁾

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا سلام

اُمُّ الْمُؤْمِنِینِ حضرت اَسَیْدَتُنَا خَدِیجَۃُ الْکُبْرٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شان اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک آپ کا مقام و مرتبہ کس قدر اَرْفَع و اَعْلٰی ہے اس کا اندازہ اس روایت سے لگائیے، چنانچہ حضرت سَیِّدُنَا

1... سیر اعلام النبلاء، ۱۶ - خدیجۃ ام المؤمنین، ۱۰۹/۲۔

2... معرفۃ الصحابة للاصحاب، ذکر الصحابیات... الخ، ۳۷۴۶ - خدیجۃ... الخ، ۱۴۴/۵۔

3... السيرة الحلبية، باب تزوجه صلى الله عليه وسلم خديجة... الخ، ۱۹۹/۱۔

4... تاريخ دمشق، تاريخ دمشق، حرف الميم، ۹۴۲۷ - مريم بنت عمران، ۱۱۸/۷۰۔

ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ (ایک دفعہ) حضرت سیدنا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام نے رسولِ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عَرْض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ خدیجہ آرہی ہیں، ان کے پاس برتن ہے جس میں کھانا ہے۔ جب وہ آپ کے پاس پہنچیں تو انہیں ان کے رَبِّ عَزَّوَجَلَّ کا اور میرا سلام کہئے اور جنت میں خول دار (اندر سے خالی) موتی سے بنے ہوئے گھر کی بشارت دیجئے جس میں شور ہے نہ کوئی تکلیف۔⁽¹⁾

سلام کا جواب

حضرت سیدتنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا: ”اِنَّ اللہَ ہُوَ السَّلَامُ وَعَلٰی جِبْرِیْلَ السَّلَامِ وَعَلٰیكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ لِعَنِ اللہِ عَزَّوَجَلَّ سَلَامٌ ہے اور حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سلامتی، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔“⁽²⁾

مادرِ اُولیں اہلِ ایمان کی
ہے یہ اس کی بُزرگی و پاکیزگی
برگزیدہ ہے رَبِّ مُحَمَّد کی بھی
عرش سے جس پہ تسلیم نازل ہوئی
اُس سرائے سلامت پہ لاکھوں سلام
اُس کا جبریل ملحوظ رکھے ادب
جنتی گوہریں گھر اُسے بخشے رَبِّ
کوئی تکلیف اس میں نہ شور و شغب

1... صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، باب تزویج النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۵۶۵/۲، الحدیث: ۳۸۲۰، ملقطاً.

2... السنن الکبریٰ للنسائی، کتاب المناقب، مناقب خدیجۃ... الخ، ۹۴/۵، الحدیث: ۸۳۵۹.

مَنْزِلٌ مِّنْ قَصَبٍ لَا نَصَبَ لَا صَخْبَ
ایسے کو شک کی زینت پہ لاکھوں سلام^(۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان اشعار میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شان و عظمت کو بیان کیا گیا ہے کہ آپ کو عرشِ حق سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا سلام آیا۔ یوں تو حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو بھی حضرت جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی طرف سے سلام پیش کیا جو کہ بہت بڑی فضیلت کی بات ہے مگر حضرت خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام نے نہ صرف اپنا بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بھی سلام پہنچایا تو پھر ہم کیوں نہ اس امن و سلامتی کی پیکر پہ لاکھوں سلام بھیجیں۔
شعر کی مختصر وضاحت (شعر نمبر ۲):

اعلیٰ حضرت نے دوسرے شعر میں بخاری و مسلم شریف کی اُسی حدیث کے الفاظ کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام حاضرِ خدمت ہوئے اور عرض کیا یا رَسُوْلَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو اللہ تعالیٰ کا اور میرا سلام دیکھئے اور ان کو جنت میں ایسے گھر کی خوشخبری سنادیکھئے جو موتیوں سے بنا ہو اسے نہ وہاں کوئی تکلیف ہوگی نہ ہی کوئی شور۔ جب حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو اللہ تعالیٰ کا سلام پہنچایا تو انہوں نے عرض کیا! اللہ عَزَّوَجَلَّ تو خود سلام ہے اور سلامتی اُسی کی طرف سے ہے اور جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام پر بھی سلام ہو۔ (صحیح البخاری، ۲/۵۶۵، الحدیث: ۳۸۲۰، ماخوذاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شانِ فقاہت!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس روایت سے حضرت سیدتنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی دینی

مسائل کی معلومات اور علمی قابلیت معلوم ہوئی کیونکہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سلام کے جواب میں اس طرح نہیں کہا: ”عَلَيْهِ السَّلَام“ یعنی اُس پر سلامتی ہو۔ ”کیونکہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے اپنی بے مثال فہم و فراست سے یہ بات جان لی تھی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سلام کا جواب اس طرح نہیں دیا جائے گا، جیسے مخلوق کو دیا جاتا ہے، سلام تو اللہ تَعَالَى کے ناموں میں سے ایک نام ہے نیز ان الفاظ کے ذریعے مخاطب کو سلامتی کی دُعا دی جاتی ہے، چنانچہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سلام کے جواب میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنایان کی، پھر جبریل عَلَیْہِ السَّلَام اور پھر رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں جواب سلام عَرَض کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ سلام بھیجنے والے کے ساتھ ساتھ سلام پہنچانے والے کو بھی سلام کا جواب دینا چاہئے۔⁽¹⁾

اگر کوئی کسی کا سلام لائے تو...؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! (جب کوئی کسی کا سلام پہنچائے تو اس کا) جواب یوں دینا چاہیے کہ پہلے اس پہنچانے والے کو سلامتی کی دُعا دی جائے پھر اس کو جس نے سلام بھیجا ہے۔ یعنی یوں کہیں: ”عَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلَام“⁽²⁾ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عِلْم دین سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دُعوتِ اسلامی نے ہمارے لئے عِلْم دین سیکھنے کے بہت ہی آسان ذرائع پیدا کر دیئے ہیں، ہمیں بھی چاہئے کہ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع و مدنی مذاکرے میں شرکت کریں۔ ماہِ رمضان اپنی برکتیں لٹائے جا رہا ہے، کثیر عاشقانِ رمضان پورے ماہِ رمضان کے اعتکاف کی سعادت حاصل کیے ہوئے ہیں، اے کاش! ہم بھی ان عاشقانِ رمضان کی صحبت میں علم دین سیکھنے کی سعادت حاصل کریں، ورنہ کم از کم آخری عشرے کے اعتکاف کے ذریعے علم دین سیکھنے کی کوشش تو لازمی کریں، ہر ماہ تین (3) دن کے مدنی قافلے میں سفر کو معمول بنائیں بلکہ چاند رات سے ہاتھوں

1... فتوح الباری، کتاب مناقب الانصار، باب تزویج النبی صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، ۱۱۷/۸، تحت الحدیث: ۳۸۲۰، ملقطاً.

2... بہار شریعت، حصہ ۱۶، ۳/۴۶۳.

ہاتھ سفر کرنے والے مدنی قافلوں میں بھی سفر، 63 روزہ مدنی تربیتی کورس، 41 روزہ مدنی انعامات و مدنی قافلہ کورس یا 12 روزہ مدنی کورس کر کے مختلف اوقات میں پڑھنے والی دعائیں، وضو و غسل اور نماز کے ضروری مسائل سیکھنے کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا ایک عظیم خاتون تھیں جو ہر لحاظ سے کامل و اکمل تھیں، یعنی نُسب کے اعتبار سے، شرافت کے اعتبار سے، اخلاق کے لحاظ سے، کردار کے اعتبار سے، مال و دولت اور لوگوں کے ساتھ خیر خواہی میں وہ اپنے دور کی یکتا شخصیت تھیں، آپ کو امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجیت میں آنے کا شرف بھی حاصل ہوا آئیے! اب حضرت سیدتنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نکاح کا واقعہ سنتے ہیں چنانچہ

رَسُولِ خَدِیجَاتِ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نکاح کا سبب

محبوبِ خدا، احمدِ محبتی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ حضرت سیدتنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے نکاح کا ایک سبب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سفر شام تھا کہ جب حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنے غلام میسرہ کی زبانی پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیغمبرانہ صفات سُنیں اور خود بھی فرشتوں کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سایہ کئے دیکھا تو یہ باتیں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نکاح کرنے میں رغبت کا باعث بنیں۔ نیز یہ بھی مروی ہے کہ خواتین قریش کی ایک عید ہوا کرتی تھی، جس میں وہ بیٹ اللہ شریف میں جمع ہوا کرتیں۔ ایک دن اسی سلسلے میں وہ یہاں جمع تھیں کہ ملک شام کا ایک شخص آیا اور انہیں پکار کر کہا: اے گروہِ قریش کی عورتو! غنقریب تم میں ایک نبی ظاہر ہو گا جسے احمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کہا جائے گا، تم میں سے جو عورت بھی ان کی رُوح

بننے کا شرف حاصل کر سکتی ہو وہ ایسا ضرور کرے۔ یہ سُن کر عورتوں نے اسے پتھر و اور کنکر مارے، بہت بُرا بھلا کہا اور نہایت سخت کلامی کی لیکن حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے خاموشی اختیار فرمائی اور اس بات کو اپنے ذہن میں محفوظ کر لیا۔ اس کے بعد جب میسرہ نے آپ کو وہ نشانیاں بتائیں، جو انہوں نے دیکھی تھیں اور خود آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے بھی جو کچھ دیکھا تھا، اس کی وجہ سے آپ کے ذہن میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر اُس شخص نے سچ کہا تھا تو وہ یہی شخصیت ہو سکتے ہیں۔⁽¹⁾

ہو بیاں کس سے تمہاری شان و عظمت یا رسول
جب تمہاری خود خدا کرتا ہے مدحت یا رسول
(وسائلِ بخشش مزم، ص 241)

تقریبِ نکاح

چنانچہ سرکارِ عالی و قار، محبوبِ رَبِّ غَفَّار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اخلاق و عادات سے متاثر ہو کر حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنی سہیلی (نفسیہ بنتِ منیہ) کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا معلوم کرنے کے لئے بھیجا، حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا معلوم کرنے کے بعد (نفسیہ بنتِ منیہ) حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس آئیں اور کہنے لگیں: مُبَارَک ہو! محمدِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کی درخواست قبول فرمائی ہے، اس پر حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بہت خوش ہوئیں اور اظہارِ مَسْرَّت کیا۔ پھر کسی کو اپنے چچا عمرو بن اسد کے پاس بھیجا کہ بوقتِ عَقْد وہ بھی موجود ہوں۔ ادھر حُضُورِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی ابوطالب، حضرت حمزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور بعض دیگر چچاؤں کے ساتھ اور حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور قبیلہ مُضَر کے دیگر رُؤسا کے ساتھ حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے مکان پر تشریف لائے اور نکاح فرمایا۔ نکاح کی یہ پُر سعید

1... سبیل الہدیٰ والرشاد، ۲/۱۶۴.

تقریب سید عالم، نور مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سفرِ شام سے واپسی کے دو (2) ماہ 25 دن بعد منعقد ہوئی۔⁽¹⁾ اور سیدتنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے رسولِ کریم، رَعُوْفٌ رَحِیْمٌ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجیت میں آکر قیامت تک کے تمام مومنین کی ماں یعنی اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ ہونے کا شرف حاصل کیا۔

بارات کا کھانا

نکاح کے بعد حضرت سیدتنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کی: اپنے چچا سے فرمائیے کہ ایک اونٹ ذبح کر کے لوگوں کو کھانا کھلائیں۔ چنانچہ لوگوں کو کھانا کھلانے کے بعد رسولِ اکرم، نور مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے باتیں فرمائیں، اس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آنکھوں کو ٹھنڈک عطا فرمائی۔ آپ کے شفیق چچا ابوطالب نے اس شادی پر بڑی مسرت کا اظہار کیا اور کہا: ”الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنَّا الْکَرْبَ وَ رَفَعَ عَنَّا الْهُمُوْمَ سَبْ خُوبِیَاں اِسْ ذَاتِ کے لئے جس نے ہم سے مصیبتیں دُور فرمائیں اور ہم سے غموں کو اٹھایا۔“⁽²⁾ اس طرح شادی کی یہ پُر سعید تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

شادیوں میں ہونے والی بے ہودہ رسمیں

پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت کا دم بھرنے والے عاشقانِ رسول! غور کیجئے کہ دو جہاں کے تاجور، محبوبِ ربِّ داور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک نکاح کی یہ عظیم الشان تقریب کس قدر سادگی کے ساتھ بحسن و خوبی انجام پذیر ہوئی۔ مگر افسوس! فی زمانہ ہمارے معاشرے میں منگنی اور شادی کے موقع پر بعض ناجائز اور بے ہودہ رسومات اس قدر رواج پا گئی ہیں کہ ان کے بغیر

1... مدارج النبوة، باب دوم در کفالت عبد المطلب... الخ، ۲/۲۷۔

والمواہب اللدنیة، المقصد الاول، ذکر حضانتہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۱/۱۰۱۔

2... شرح الزرقانی علی المواہب، المقصد الاول، باب تزوجہ ﷺ خدیجہ، ۱/۳۷۹۔

تقریبات کو گویا آدھورا سمجھا جاتا ہے۔ امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ شادی بیاہ کی تقریبات میں ہونے والے گناہوں کی نشاندہی کرتے ہوئے اپنے رسالے ”گانے باجے کی ہولناکیاں“ میں لکھتے ہیں:

افسوس! صد کروڑ افسوس! آجکل شادی جیسی میٹھی میٹھی سُنّت بہت سارے گناہوں میں گھر چکی ہے، بے ہودہ رُسومات اس کا جُز و لا یُنْفَک (یعنی نہ جُدا ہونے والا جُز) بن چکی ہیں، معاذ اللہ عَوَّجَلَّ حالات اس قدر بُتر (خراب) ہو چکے ہیں کہ جب تک بہت سارے حرام کام نہ کر لئے جائیں اُس وقت تک اب شادی کی سُنّت ادا ہو ہی نہیں سکتی۔ مثلاً منگنی ہی کی رسم لے لیجئے اس میں لڑکا اپنے ہاتھ سے لڑکی کو انگوٹھی پہناتا ہے حالانکہ یہ حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ شادی میں مرد اپنے ہاتھ مہندی سے رنگتا ہے یہ بھی حرام ہے، مردوں اور عورتوں کی مخلوط دعوتیں کی جاتی ہیں، یا کہیں برائے نام بیچ میں پردہ ڈال دیا جاتا ہے مگر پھر بھی عورتوں میں غیر مرد گھس کر کھانا بانٹتے، خوب ویڈیو فلمیں بناتے ہیں، خوب فیشن پرستی کا مظاہرہ کیا جاتا ہے، خاندان کی جوان لڑکیاں ناچتیں، گاتیں اودھم مچاتی ہیں۔ اس دوران مرد بھی بلا تکلف اندر آتے جاتے ہیں مرد اور عورتیں جی بھر کر بد نگاہی کرتے ہیں نہ خوفِ خدا نہ شرمِ مصطفیٰ یاد رکھئے! غیر مرد غیر عورت کو دیکھے یا غیر عورت غیر مرد کو شہوت سے دیکھے یہ حرام اور دونوں کیلئے جہنّم میں لے جانے والے کام ہیں، لہذا ہمیں بھی چاہیے کہ ان غلط رُسوم و رواج کو بالائے طاق رکھ کر سُنّت کے مطابق سادگی سے شادی کو خانہ آبادی کا ذریعہ بنائیں کہ اسی میں بھلائی بھی ہے اور برکت بھی جیسا کہ

برکت والا نکاح!

اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”بڑی برکت والا نکاح وہ ہے جس میں بوجھ کم ہو۔“

(مسند احمد، الحدیث ۵۸۳، ج ۲، ص ۳۶۵)

حکیمُ الاُمّت حضرت علامہ مولانا مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: "یعنی جس نکاح میں فریقین کا خرچ کم کرایا جائے، مہر بھی معمولی ہو، جہیز بھاری نہ ہو، کوئی جانب مقروض نہ ہو جائے، کسی طرف سے کوئی سخت شرط نہ ہو، اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے توکل پر لڑکی دی جائے وہ نکاح بڑائی بابرکت ہے اور ایسی شادی خانہ آبادی ہے۔ (مرآة المناجیح، ج ۵، ص ۱۱)

شادیوں میں مَت گنہ نادان کر
خانہ بربادی کا مَت سامان کر
سادگی شادی میں ہو سادہ جہیز
جیسا بی بی فاطمہ کا تھا جہیز
چھوڑ دے سارے غلط رسم و رواج
سنتوں پہ چلنے کا کر عہد آج (۱)
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قدم قدم حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بہت مالدار خاتون تھیں، اگر آپ چاہتیں تو خوب آرام اور سکون سے اپنی زندگی کے ایام بسر کر سکتی تھیں لیکن آپ نے اپنے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خاطر شاہانہ انداز کو ٹھکرا کر اپنی ساری زندگی حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت اور تکالیف اور مصیبتیں برداشت کرتے ہوئے گزار دی، جو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی پیارے آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کی واضح دلیل ہے، چنانچہ جب سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے

اِعلانِ نبوت فرمایا اور خَلقِ خدا کو صرف ایک معبودِ حقیقی کی عبادت کی طرف بلایا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوتِ اسلام کو قبول کرنے کے بجائے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر مَصائب و آلام کے پہاڑ توڑے گئے، راہ میں کانٹے بچھائے گئے۔ ایسے نازک اور کٹھن مراحل میں جن ہستیوں نے حق کی پکار پر لبیک کہتے ہوئے سب سے پہلے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوت قبول کرنے کی سعادت پائی ان میں ایک نمایاں نام حضرت سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر وانوں کی طرح آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نثار ہوتی رہیں اور ہر مشکل میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ساتھ دیا۔ حضرت سیدنا علامہ محمد بن اسحاق مَدَنی رَحْمَۃُ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ سید عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب بھی کُفَّار کی جانب سے اپنی دل شکنی والی کوئی ناپسندیدہ بات سُن کر غمگین ہوتے اس کے بعد حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس تشریف لاتے تو ان کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وہ رنج و غم کی کیفیت دُور فرمادیتا۔^(۱)

ایک انمول مَدَنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا ایسے نازک حالات میں عزم و استقلال کے ساتھ خطرات و مَصائب برداشت کرنا آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو دیگر ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ سے ممتاز کر دیتا ہے۔ نیز آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی اس حیاتِ طیبہ سے ہمیں یہ انمول مَدَنی پھول چننے کو ملا کہ خواہ کیسے ہی کٹھن حالات ہوں، کیسی ہی مشکلات کا سامنا ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت و فرمانبرداری سے روگردانی ہر گز نہیں کرنی چاہیے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے ہوئے پیارے دین ”اسلام“ کی خاطر مالی و جانی کسی قسم کی بھی قربانی سے دریغ نہیں کرنا چاہیے۔

۱... السيرة النبوية لابن اسحاق، تحديد ليلة القدس، ۱/۱۷۶.

تیرے نام پر سر کو قربان کر کے
تیرے سر سے صدقہ اُتارا کروں میں
یہ اک جان کیا ہے اگر ہوں کروڑوں
تیرے نام پر سب کو دارا کروں میں (۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعہ سے یہ مدنی پُھول بھی ملا کہ عورت کو تنگدستی و نحو شحالی ہر حال میں اپنے شوہر کا ساتھ دینا چاہیے اور بلا وجہ لڑنے جھگڑنے اور شکوہ و شکایات کرنے کے بجائے ہمیشہ صبر و شکر سے کام لینا چاہیے بلکہ نیک سیرت اور مثالی بیوی کی خوبی تو یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے شوہر کی نعمتوں کی شکر گزار رہتی ہے اور کبھی اس کے احسانات کا انکار کر کے ناشکری نہیں بنتی، وہ اچھی طرح جانتی ہے کہ شوہر میرے لئے ایک مضبوط سہارا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت ہے، وہی میری ضرورتوں کو پورا کرتا ہے اور اسی کی وجہ سے مجھے اولاد کی نعمت ملی ہے۔

رحمتِ عالم، نورِ مجتہم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عورتوں کو اپنے شوہروں کی ناشکری سے بچنے کی بہت تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ حضرت اسماء بنتِ یزید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ سرکارِ دو عالم، نورِ مجتہم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم عورتوں کے پاس سے گزرے تو ہمیں سلام کیا اور فرمایا: احسان کرنے والوں کی ناشکری سے بچنا، ہم نے عرض کی کہ احسان کرنے والوں کی ناشکری سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: ممکن تھا کہ تم میں سے کوئی عورت طویل عرصے تک بغیر شوہر کے اپنے والدین کے پاس بیٹھی رہتی اور بوڑھی ہو جاتی لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے شوہر عطا فرمایا اور اس کے ذریعے مال اور اولاد کی نعمت سے سرفراز فرمایا اس کے باوجود جب وہ غصے میں آتی ہے تو کہتی ہے: میں نے اس سے کبھی بھلائی

دیکھی ہی نہیں۔ (مسند امام احمد، مسند القبائل، حدیث اسماء ابنہ عذیر، ۱۰/۴۳۳، حدیث: ۲۷۳۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بد قسمتی سے ہمارے معاشرے میں اکثر خواتین ناشکری کی بلا میں گرفتار نظر آتی ہیں ذرا کسی اعلیٰ گھرانے کو یا کسی عورت کے قیمتی کپڑوں اور بیش قیمت زیورات کو دیکھ لیا تو ناشکری کرنے لگتی ہیں۔ جیسا کہ حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ میں نے جہنم میں زیادہ تعداد عورتوں کی دیکھی کہ وہ ناشکری کرتی ہیں۔ تو عرض کی گئی: اَیْکُفُّرْنَ بِاللہ؟ کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کفر (ناشکری) کرتی ہیں؟ ارشاد فرمایا: اَیْکُفُّرْنَ الْعَشِیْرَ وَیْکُفُّرْنَ الْاِحْسَانَ یعنی شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان نہیں مانتی ہیں، کُوْا حَسَنَتْ اِلٰی اِحْذٰھُنَّ الدَّھْرُ یعنی اگر تو ان میں سے کسی کے ساتھ عمر بھر احسان کرے ثُمَّ رَاَتْ مِنْکَ شَیْئًا یعنی پھر ذرا سی بات خلافِ مزاج تجھ سے دیکھے تو کہے، مَا رَاْتُ مِنْکَ خَیْرًا قَطُّ میں نے کبھی تجھ سے کوئی بھلائی نہ دیکھی۔

(صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب کفران العشر۔۔ الخ، رقم ۲۹، ج ۱، ص ۲۳)

لہذا ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے گھر والوں کو صبر و شکر کے فضائل بتائیں، ایک دوسرے کے حقوق اچھی طرح سے نبھائیں اور آپس کی رنجشوں کو اچھے طریقے سے حل کرنے کی کوشش کریں۔ یاد رہے! میاں بیوی کے درمیان باہمی محبت و الفت کا یہ خوبصورت رشتہ اچھے طریقے سے اُسی وقت چل سکتا ہے، جب میاں بیوی ایک دوسرے کے حقوق اچھی طرح سے ادا کریں۔ یقیناً میاں بیوی دونوں کو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے لہذا دونوں کو ہی چاہیے کہ وہ اپنے اپنے حقوق نرمی سے ادا کرتے رہیں کہ اسی طرح ہمارا گھر امن و سکون کا گہوارہ بن سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیدتنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سخاوت!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدتنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی ایک بہت اعلیٰ صفت یہ

بھی تھی کہ آپ کھلے ہاتھ اور فراخ دل کی مالک تھیں اور دل کھول کر سخاوت فرمایا کرتیں۔ چنانچہ ایک مرتبہ نبی کریم، روفِ رَحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! خدیجہ سے بہتر مجھے کوئی بیوی نہیں ملی، جب سب لوگوں نے میرے ساتھ کفر کیا، اس وقت وہ مجھ پر ایمان لائیں اور جب سب لوگ مجھے جھٹلا رہے تھے، اس وقت انہوں نے میری تصدیق کی اور جس وقت کوئی شخص مجھے کوئی چیز دینے کے لئے تیار نہ تھا، اس وقت خدیجہ نے مجھے اپنا سارا سامان دے دیا اور انہیں سے اللہ تعالیٰ نے مجھے اولاد عطا فرمائی۔

(الاستیعاب، باب النساء: ۳۳۷، خدیجہ بنت خویلد، ج ۴، ص ۳۸۴)

حضرتِ حلیمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو تحفہ

اسی طرح ایک دفعہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضاعی والدہ حضرت حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا مکہ شریف میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئیں، قحط سالی اور مویشیوں کے ہلاک ہونے کی شکایت کی۔ اُس وقت سرکارِ عالی و قار، محبوبِ ربِّ غفار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے شادی ہو چکی تھی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سلسلے میں حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے بات کی تو انہوں نے حضرت حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو 40 بکریاں اور ایک اُونٹ تحفہ پیش کئے۔^(۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بہت فراخ دل اور کثرت سے سخاوت فرمایا کرتی تھیں۔ ہمیں بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے خوب دل کھول کر صدقہ و خیرات کرنے کی عادت بنانی چاہیے۔ ہمارے پیارے دینِ اسلام نے ہمیں مسلمانوں کی خیر خواہی، حُسنِ سُلوک اور غریبوں کی مدد، یتیموں کی کفالت کرنے کا دَرَس دیا ہے، اسی وجہ سے

۱... الطبقات الکبریٰ، ذکر من ارضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، ۱/۹۲۔

ہر سال صاحبِ نصاب اُفراد پر چند شرائط پائے جانے کی صورت میں زکوٰۃ کو فرض فرمایا، نفلی صدقات کے فضائل بیان فرما کر لوگوں کو سخاوت کا درس دیا اور بخل کی مذمت بیان فرمائی ہے، لہذا زکوٰۃ جیسے اہم فریضے کی ادائیگی میں سستی و تنگ دلی سے کام لینے کے بجائے خالصہٴ رضائے الہی کی خاطر اس کے تمام شرعی مسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے ادائیگی کیجئے اور نفلی صدقات کا بھی ذہن بنائیے کہ صدقہ اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے اور آفتوں اور بلاؤں کو ٹالنے کے ساتھ ساتھ غریبوں مسکینوں کی بہت سی ضروریات پوری ہونے کا سبب ہے۔ آئیے! سخاوت کا جذبہ پیدا کرنے کیلئے سخاوت کے فضائل پر 3 فرامینِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں۔

1. الْجَنَّةُ دَارُ الْأَسْحِيَاءِ یعنی جنتِ سخیوں کا گھر ہے۔^(۱)
2. سخی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے قریب ہے، جنت سے قریب ہے، لوگوں سے قریب ہے، آگ سے دور ہے اور کنجوس اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دور ہے، جنت سے دور ہے، لوگوں سے دُور ہے، آگ کے قریب ہے اور جاہل سخی، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک بخیل عالم سے بہتر ہے۔^(۲)
3. اے انسان! اگر تم بچا مال خرچ کر دو تو تمہارے لئے اچھا ہے اور اگر اُسے روک رکھو تو تمہارے لئے بُرا ہے اور بقدرِ ضرورت اپنے پاس رکھ لو تو تم پر ملامت نہیں اور دینے میں اپنے عیال سے ابتدا کرو اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

(صحیح مسلم: کتاب الزکاۃ، الحدیث: ۱۰۳۶، ص ۵۱۶)

دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات کا مختصر تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وہ لوگ بڑے ہی خوش نصیب ہیں جو اپنے مال کے حقوقِ واجبہ ادا

۱... فردوسِ الاحباب، ۱/ ۳۳۳، حدیث: ۲۴۳۰

۲... سنن الترمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی السخاء، ۳/ ۳۸۷، حدیث: ۱۹۶۸

کرتے ہیں یعنی خوش دلی سے بروقت زکوٰۃ و فطرہ ادا کرتے ہیں، اپنے مال ماں باپ، بہن بھائی اور اولاد پر خرچ کرتے ہیں، اپنے عزیز و اقرباء میں غریب و یتیم افراد کی کفالت کرتے ہیں، مساجد و مدارس اور نیکی کے دیگر کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ نیکی کے کاموں میں خرچ کرنے کا ایک بہترین ذریعہ یہ بھی ہے کہ ہم دین کے پیغام کو عام کرنے کیلئے اپنا پیسہ خرچ کریں تاکہ ہمارے لیے صدقہ جاریہ ہو جائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی ساری دُنیا میں نیکی کی دعوت کو عام کرنے والی غیر سیاسی مسجد بھرو و تحریک ہے، جس کا مقصد ہر مسلمان کو یہ مدنی ذہن دینا ہے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ“۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی سنتوں کی تربیت اور نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے تقریباً 103 شعبہ جات میں مدنی کام کر رہی ہے۔ ان تمام شعبہ جات کو چلانے کے لیے کروڑوں نہیں بلکہ اربوں روپے کے اخراجات کی ضرورت ہوتی ہے۔ ملک و بیرون ملک دعوتِ اسلامی کے تحت 452 جامعات المدینہ (للبنین و للبنات) قائم ہیں جن میں کم و بیش 2475 تیس ہزار تین سو چوٹن (30354)، طلبہ و طالبات درسِ نظامی کر رہے ہیں، نیز دو ہزار چار سو پچھتر، 2475 مدرسۃ المدینہ (للبنین و للبنات) بھی قائم ہیں جن میں کم و بیش ایک لاکھ تیرہ ہزار ایک سو اٹھارہ (113118) مدنی مائے اور مدنی مائیں حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ مدنی چینل جو کہ بے شمار مسلمانوں کی اصلاح اور کُفّار کے قبولِ اسلام کا سبب بن رہا ہے نیز اس کے ذریعے لاکھوں لاکھ عاشقانِ رسول عِلْمِ دین سے مالا مال ہو رہے ہیں، مدنی چینل پر رَمَضانُ المبارک میں بعدِ عصر و بعدِ تراویح روزانہ 2 مرتبہ اور رَمَضان کے علاوہ ہفتے میں ایک مرتبہ مدنی مذاکرہ براہِ راست (Live) نشر کیا جاتا ہے۔ 12 دارالافتاء اہلسنت، المدینۃ العلمیہ، مجلسِ مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ جس سے ماہانہ لاکھوں لاکھ مسلمان مُستفیض ہو رہے ہیں، اس کے علاوہ مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ)، دیگر مساجد کی تعمیرات و انتظامات، مدنی تربیت گاہیں، مختلف تربیتی کورسز (مثلاً فرضِ عُلوم کورس، امامت کورس، مدرس کورس، مدنی تربیتی

کورس، مدنی انعامات و مدنی قافلہ کورس، قفل مدینہ کورس، فیضانِ اسلام کورس، فیضانِ قرآن و حدیث کورس، 12 روزہ مدنی کورس وغیرہ)، اسی طرح ہفتہ وار اجتماعات، بڑی راتوں (مثلاً شبِ میلاد، گیارہویں شریف، شبِ معراج، شبِ برأت اور شبِ قدر وغیرہ) کے اجتماعات، پورے ماہِ رمضان / آخری عشرے کا اجتماعی اعتکاف غرض یہ کہ مُنَظَّم طریقے سے مدنی کاموں کو آگے بڑھانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے تحت تقریباً 103 شعبہ جات کیلئے خطیر رقم درکار ہوتی ہے۔ آپ بھی زیادہ سے زیادہ مدنی عطیات جمع کیجئے اور نیکی کی دعوت کو عام کرنے میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مُصطفیٰ جانِ رَحْمَت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشہِ بزمِ جنت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

(مشکوٰۃ النصاب، ج 1 ص 55 حدیث 57 ادرالکتب العلمیہ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا

جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آئیے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَلْعَالِیَہ کے رسالے

"163 مدنی پُھول" سے مُسَواک کے مدنی پُھول سُنَتے ہیں۔

حضرت سیدنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ مُسَواک میں دس (10) خوبیاں ہیں: مُنہ صاف کرتی، مُسوڑھے کو مضبوط بناتی ہے، مینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، مُنہ کی بدبو ختم کرتی، سُنَّت کے مُوافِق ہے، فرشتے خُوش ہوتے ہیں، رَب راضی ہوتا ہے، نیکی بڑھاتی اور معدہ دُرست کرتی ہے

(مجمع الجوامع للشیوخ علی بن ۵۵ ص ۲۴۹ حدیث ۱۳۸۶۷) ❀ مُسَوَاک بیلویازیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو ❀ مُسَوَاک کی موٹائی جھنگلیا یعنی چھوٹی انگلی کے برابر ہو ❀ مُسَوَاک ایک بالشت سے زیادہ لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے ❀ اِس کے ریشے نرم ہوں کہ سخت ریشے دانتوں اور مُسَوڑھوں کے دَرمیان خلا (GAP) کا باعث بنتے ہیں ❀ مُسَوَاک تازہ ہو تو خوب (یعنی بہتر) ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بھگو کر نرم کر لیجئے ❀ مُناسِب ہے کہ اِس کے ریشے روزانہ کاٹتے رہئے کہ ریشے اُس وقت تک کار آمد رہتے ہیں جب تک ان میں تلخی باقی رہے ❀ دانتوں کی چوڑائی میں مُسَوَاک کیجئے ❀ جب بھی مُسَوَاک کرنی ہو کم از کم تین بار کیجئے ❀ ہر بار دھو لیجئے ❀ مُسَوَاک وضو کی سُنّتِ قبلیہ ہے البتہ سُنّتِ مُوَلَّدہ اُسی وقت ہے جبکہ مُنہ میں بدبو ہو (ناخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۶۲۳) ❀ مُسَوَاک جب ناقابلِ استعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلہ اَدائے سُنّت ہے، کسی جگہ احتیاط سے رکھ دیجئے یا دَفن کر دیجئے یا پتھر وغیرہ وزن باندھ کر سمندر میں ڈلو دیجئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو (2) کُتب بہارِ شریعت حصہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات کی کتاب ”سُنّتیں اور آداب“ ہدیہ حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ (101 مدنی پھول، ص ۲۷)

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پُرؤزگار
سُنّتوں کی تربیت کے قافلے میں بار بار

(وسائلِ بخشش، ص ۶۳۵)

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

(1) شبِ جمعہ کا دُرود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْبَاقِي وَعَلَىٰ اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اس دُرود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوْت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قبر میں اپنے رَحْمَت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔⁽¹⁾

(2) تمام گناہِ مُعاف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ اٰلِهِ وَسَلِّمْ

حضرت سیدنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گناہِ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔⁽²⁾

(3) رَحْمَت کے ستر دروازے

صَلَّى اللہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

1... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة السادسة والخمسون، ص ۵۱ ملخصاً

2... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة الحادية عشرة، ص ۶۵

جو یہ دُرود پاک پڑھتا ہے اُس پر رُحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔^(۱)

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرود شریف کا ثواب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَدِّ مَآلِ عِلْمِ اللّٰهِ صَلَآةً اَكْثَمَ بِدَوَامِ مَلِكِ اللّٰهِ

حضرت اُمّ صاوِی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ بَعْضُ بُزُرْگوں سے نقل کرتے ہیں: اِس دُرود شریف کو ایک

بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔^(۲)

﴿5﴾ قُرْبِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حُضُورِ اَنُور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ

تَعَالٰی عَنْہُ کے درمیان بٹھالیا۔ اِس سے صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو تعجب ہوا کہ یہ کون ذی مَرْتَبہ ہے!

جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرود پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا

ہے۔^(۳)

﴿6﴾ دُرودِ شفاعت

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَنْزِلْہٗ الْبَقْعَدَ الْبَقْرَبِ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

شافعِ اُمّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شخص یوں دُرود پاک پڑھے، اُس کے لیے

میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔^(۴)

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

۱... القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

۲... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة الثانية والخمسون، ص ۱۴۹

۳... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

۴... الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، ۳۲۹/۲، حدیث: ۳۰

جَزَى اللّٰهُ عَنْكَ مُحَبَّدًا مَا هُوَ أَهْلُهُ

حضرت سیدنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔^(۱)

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کر لی

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَنَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

(خدا اے حلیم و کریم کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ عزَّ وَّجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور

عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔)

فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شبِ

قدر حاصل کر لی۔^(۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَبَّد

۱... مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰

۲... تاریخ ابن عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵